اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اُنیسواں اجلاس (پہلی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعۃ المبارک مورخہ 13/مارچ 2026ء بمطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	05
4	نومنتخب رُکن اسمبلی کی حلف برداری۔	06
5	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	08

جلد 19 ☆☆☆ شمارہ 1

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعۃ المبارک مورخہ 13/ مارچ 2026ء بمطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 3:35 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰى عَبۡدِهِ الۡكِتٰبَ وَلَمۡ يَجۡعَلۡ لَّهٗ عِوَجًا ۜ (سکتة) قَيِّمًا لِّيُنۡذِرَ

بَاۡسًا شَدِيۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡهُ وَيُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ

اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ مَّاكِثِيۡنَ فِيۡهِ اَبَدًا ۙ

﴿پارہ نمبر ۱۵ سورۃ الکھف آیات نمبر ۱ تا ۳﴾

ترجمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام خوبیاں اُس اللہ کے لئے ثابت ہیں جس نے اپنے خاص بندے پر یہ کتاب نازل فرمائی اور اِس میں ذرا بھی کجی نہیں رکھی۔ بالکل استقامت کے ساتھ موصوف بنایا تاکہ وہ ایک سخت عذاب سے جو کہ منجانب اللہ ہوگا ڈرائے اور اُن اہل ایمان کو جو نیک کام کرتے ہیں۔ یہ خوشخبری دے کہ اُن کو اچھا اجر ملے گا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ڈرسُناوے ان کو جو کہتے ہیں اللہ رکھتا ہے اولاد۔ صدق اللہ العظیم۔

☆☆☆

پرنس احمد عمر احمدزئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی): جناب اسپیکر صاحب! ایک سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای شہید کے لیے فاتحہ خوانی کیجیے؟ تو مہربانی ہوگی please

جناب اسپیکر: جی۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر! بخت محمد کاکڑ صاحب کے چچا، سید امین صاحب کے والد صاحب، اور مینا مجید ہماری بہن کے والد صاحب اور میر ضیا لانگو صاحب کے کزن میر نعیم اکبر لانگو کے لیے فاتحہ خوانی کرائیں۔

جناب اسپیکر: ok۔ بخت صاحب کے چچا کی وفات ہوئی ہے۔ مینا مجید صاحبہ کے والد صاحب ہے اور، سید امین کے والد صاحب ہیں، رانا صاحب کے لیے جی ہاں۔ جی ٹھیک، مولوی صاحب فاتحہ کریں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جناب والا! ہمارے ایم این اے میاں خان بگٹی صاحب اور پھلین جان صاحب دو مہمان ہال میں تشریف فرما ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں میں ذرا پینل announce کردوں بعد میں welcome ہوگا۔ آپ بیٹھیں تشریف رکھیں please۔ میں قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت ذیل اراکین بلوچستان اسمبلی کو رواں اجلاس کے لئے پینل آف چیئر پرسنز کے لیے نامزد کرتا ہوں:

۱۔ مولوی نوراللہ صاحب۔ ۲۔ جناب محمد صادق سنجرانی صاحب۔

۳۔ جناب اصغر علی ترین صاحب۔ ۴۔ محترمہ اُم کلثوم صاحبہ۔

میں آغا شاہد سینٹر صاحب کو، جناب آغا شاہ زیب صاحب اور پھلین بلوچ صاحب رکن قومی اسمبلی اور Ex MPAs جناب طارق بگٹی صاحب کو بھی بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

میر رحمت صالح بلوچ: سابق ایم پی اے نصراللہ زیرے صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ سب کو welcome کہیں۔

جناب اسپیکر: نصراللہ زیرے صاحب frequent visitor ہیں وہ آتے رہتے ہیں ویسے۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): جناب ہمارے ایم این اے میاں خان صاحب بھی آپکے ساتھ تشریف فرما ہیں۔

جناب اسپیکر: اور میاں خان صاحب بھی آئے ہوئے ہیں sorry Sir اور میاں خان صاحب کو بھی بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں نظر نہیں آرہا تھا سر! کہ کہاں بیٹھے ہوئے ہیں اچھا یہاں نزدیک بیٹھے ہوئے ہیں۔ front seat پر آجائیں میاں خان صاحب اور آغا صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ جی علی مدد جتک صاحب آپ کچھ کہنا

جا رہے تھے۔

میر علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جی ہاں جناب اسپیکر صاحب! جو مجھے کہنا تھا وہ ہوگیا، welcome کیلئے بولنا تھا۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر صاحب! جو قلات کے الیکشن ہوئے ہیں اسکے بارے میں دو باتیں کرنا چاہوں گا۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں دو منٹ کے لیے۔ وہ بعد میں ہوگا۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر صاحب! ہماری پارٹی کا موقف لے لیں جو کہ بڑا کلیئر ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں وہ بعد میں پہلے یہ ساری کارروائی مجھے کرنے دیں۔ میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

سید ظفر علی آغا: سر! میں آپ کے رویے پر احتجاج کرتا ہوں۔آپ ہمیشہ ہمیں وقت نہیں دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: اس طرح نہیں ہوگا اس وقت جب تک آپ ایجنڈے پر نہیں چلیں گے۔آپ باہر نکل جائیں ۔۔۔(معزز رکن اسمبلی بغیر مائک کے مسلسل بولتے رہے)

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اگر آپ مجھے بولنے نہیں دیتے ہیں تو میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب، سردار فیصل خان جمالی صاحب، میر شعیب نوشیروانی صاحب، حاجی نور محمد دمڑ صاحب، جناب بخت محمد کاکڑ صاحب، جناب اصغر علی ترین صاحب، میر جہانزیب مینگل صاحب، اور محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔attention please وہ کہتے ہیں۔

(معزز رکن بغیر مائیک کے بولتے رہے)

جناب اسپیکر: ڈاکٹر صاحب اُصول پرست آدمی ہیں۔order please۔ چونکہ جیسے آپ کو علم ہے کہ میر ضیاء اللہ لانگو صاحب مورخہ 10 مارچ 2026ء کو پی بی 36 قلات کے سات پولنگ اسٹیشن میں دوبارہ الیکشن کے نتیجے میں حلقہ مذکور سے رکن بلوچستان اسمبلی منتخب ہوئے ہیں اور الیکشن کمیشن آف پاکستان نے بھی اِس ضمن میں باقاعدہ طور پر مورخہ 11 مارچ 2026ء کو ان کی کامیابی کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔لہٰذا میر ضیاء اللہ لانگو صاحب آپ اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں اور میں حلف پڑھتا ہوں اور آپ میری تقلید کریں۔

جناب اسپیکر: honorable Chief Minister صاحب یا تو اسمبلی گرا دیں یا پھر ہمیں یہ سسٹم ٹھیک کرنے دیں۔ جی ضیاء لانگو صاحب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں۔

میر ضیاء اللہ لانگو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اللہ کے نام سے۔

میر ضیاء اللہ لانگو: اللہ کے نام سے۔

جناب اسپیکر: جو بڑا مہربان۔

میر ضیاء اللہ لانگو: جو بڑا مہربان۔

جناب اسپیکر: نہایت رحم کرنے والا ہے۔

میر ضیاء اللہ لانگو: نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جناب اسپیکر: مَیں۔

میر ضیاء اللہ لانگو: مَیں ضیاء اللہ لانگو۔

جناب اسپیکر: صدق دل سے۔

میر ضیاء اللہ لانگو: صدق دل سے۔

جناب اسپیکر: حلف اُٹھاتا ہوں۔

میر ضیاء اللہ لانگو: حلف اُٹھاتا ہوں۔

جناب اسپیکر: کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی ووفادار رہوں گا۔

میر ضیاء اللہ لانگو: کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی ووفادار رہوں گا۔

جناب اسپیکر: کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان۔

میر ضیاء اللہ لانگو: کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان۔

جناب اسپیکر: میں اپنے فرائض وکارہائے منصبی۔

میر ضیاء اللہ لانگو: میں اپنے فرائض وکارہائے منصبی۔

جناب اسپیکر: ایمانداری اپنی انتہائی صلاحیت۔

میر ضیاء اللہ لانگو: ایمانداری اپنی انتہائی صلاحیت۔

جناب اسپیکر: اور وفاداری کے ساتھ۔

میر ضیاء اللہ لانگو: اور وفاداری کے ساتھ۔

جناب اسپیکر: اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور۔

میر ضیاء اللہ لانگو: اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور۔

جناب اسپیکر: اور قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق۔

میر ضیاء اللہ لانگو: اور قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق۔

جناب اسپیکر: اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری۔

میر ضیاء اللہ لانگو: اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری۔

جناب اسپیکر: سالمیت۔

میر ضیاء اللہ لانگو: سالمیت۔

جناب اسپیکر: استحکام۔

میر ضیاء اللہ لانگو: استحکام۔

جناب اسپیکر: یکجہتی۔

میر ضیاء اللہ لانگو: یکجہتی۔

جناب اسپیکر: اور خوشحالی کے خاطر انجام دوں گا۔

میر ضیاء اللہ لانگو: اور خوشحالی کے خاطر انجام دوں گا۔

جناب اسپیکر: کہ میں اسلامی نظریہ کو۔

میر ضیاء اللہ لانگو: کہ میں اسلامی نظریہ کو۔

جناب اسپیکر: برقرار رکھنے کے لیے۔

میر ضیاء اللہ لانگو: برقرار رکھنے کے لیے۔

جناب اسپیکر: کوشاں رہوں گا۔

میر ضیاء اللہ لانگو: کوشاں رہوں گا۔

جناب اسپیکر: جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے۔

میر ضیاء اللہ لانگو: جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے۔

جناب اسپیکر: اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

میر ضیاءاللہ لانگو: اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

جناب اسپیکر: کے دستور کو برقرار رکھوں گا۔

میر ضیاءاللہ لانگو: کے دستور کو برقرار رکھوں گا۔

جناب اسپیکر: اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔

میر ضیاءاللہ لانگو: اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔

جناب اسپیکر: اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے۔

میر ضیاءاللہ لانگو: اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے۔آمین۔

جناب اسپیکر: آمین۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر: مَیں میر ضیاء اللہ لانگو صاحب کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کا دوبارہ رکن منتخب ہونے پر اپنے اور ایوان کے جانب سے مبارکباد دیتا ہوں۔اور یہ توقع کرتا ہوں کہ وہ اپنے کارہائے منصبی احسن طریقے سے انجام دینگے۔ congratulations میر ضیاء۔

جناب اسپیکر: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

جناب اسپیکر: **آئین کے آرٹیکل 128 کی شق (2) کے تحت بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) آرڈیننس 2026ء کا اسمبلی کے سامنے پیش کیا جانا۔**

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جناب! وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے میں پیش کروں گا۔

جناب اسپیکر: آپ کریں گے۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جی، جی میں علی مدد جتک۔

جناب اسپیکر: Hold on, hold on وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی آئین کے آرٹیکل 128 کی شق (2) کے تحت بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) آرڈیننس نمبر 01 آف 2026ء اسمبلی کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): مَیں علی مدد جتک وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 128 شق (2) کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) اسمبلی کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آئین کے آرٹیکل 128 کی شق (2) کے تحت بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) آرڈیننس نمبر 01 آف 2026، اسمبلی کے سامنے پیش ہوا۔ لہٰذا قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر(6)80 کے تحت اسے بل تصور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی، بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون 2026ء(مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): میں علی مدد جتک وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون 2026ء(مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔آیا بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے؟

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب اسپیکر صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر: جی۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب اسپیکر صاحب! یہ جو بل ہے اس پر ہمیں اتنا کہنا چاہیے کہ اس میں تین سال کا آپ extension دیتے ہیں۔کم ازکم اس کو کمیٹی کے حوالے کریں کہ کیوں دے رہے ہیں۔کیوں بلوچستان میں ہمارے پاس کوئی اور قابل لوگ نہیں ہیں۔ یا کسی اور کو موقع بھی ملنا چاہیے۔ضروری تو نہیں ہے کہ ایک بندے کو ہم extension ہی دیتے رہے اور تین سال کے بعد دو دفعہ۔میں تو کہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔اگر possible مناسب ہو تو کرسکتے ہیں۔نہیں تو کم ازکم تین سال کے بعد کسی اور کو موقع ملنا چاہیے۔

جناب اسپیکر: honorable Chief Minister صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر! آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن بلوچستان کے ایک بہت اہم ترین اِداروں میں سے ایک اِدارہ ہے اور ایک ایسا pillar ہے جو produced کرتا ہے ہمارے اُن نوجوانوں کو بیوروکریٹس کو جنہوں نے اس August House میں جو policies بنتی ہیں اُن کی implementation کرنی ہوتی ہے۔اور بلوچستان کا جیسا برا حال بھی رہا governance کے حوالے سے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے یا باقی حوالے سے ہمیشہ میں سمجھتا ہوں کہ پبلک سروس کمیشن خاص طور پر 2013ء میں جب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں وزیراعلیٰ بلوچستان تھے اُس سے پہلے کوئی مگسی صاحب

تھے اُن کے بارے میں پورا بلوچستان نام لینا تو مناسب نہیں ہے He has retired now لیکن، unfortunately to correct the history ہمیں نام لینے پڑتے ہیں جو انتہائی نامناسب ہے ۔لیکن جب وہ حکومت آئی تو اُس وقت جسٹس کوہلی صاحب کو appoint کیا گیا ۔ اور اُس appointment کے بعد مَیں سمجھتا ہوں پبلک سروس کمیشن دوبارہ اپنے پھیروں پر اُٹھ گیا اور وہ جو الزامات تھے کہ پبلک سروس کمیشن میں رشوت بازاری گرم تھی۔ پبلک سروس کمیشن میں لوگ پیسے دے کر بھرتی ہو رہے تھے اور testing system پر بھی بہت ساری اُنگلیاں پورے بلوچستان کے لوگ اُٹھا رہے تھے ۔ پھر اُس کے بعد جو چیئرمین آئے وہ ریٹائرڈ ہو گئے ۔ اُنہوں نے بھی اپنا tenure بہت بہترین انداز میں گزارا کم سے کم پورا بلوچستان اس بات سے متفق ہے کہ کوئی اتنی بڑی شکایات اُن کے بارے میں بھی موصول نہیں ہوئیں ۔ جب ہم پر یہ کھڑا امتحان آیا ۔مَیں زیادہ اُس کی تفصیلات پر تو نہیں جانا چاہتا لیکن آپ جیسے چند مہربان دوستوں کو پتہ ہے کہ وہ کھڑا امتحان کیا تھا ۔لیکن پھر مَیں اپنی حکومت کو خاص کر اپنی cabinet کو اور اپنے جو اتحادی ہیں اُن کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اُنہوں نے ایک بار پھر پورے بلوچستان میں ایسا نہیں ہے کہ بلوچستان میں ایماندار لوگوں کو کمی ہے ۔لیکن ایک نئے تجربے کے بجائے جس نے پہلے اُس بلوچستان پبلک سروس کمیشن کو جو بالکل ہی اپنی اخلاقی پستی تک پہنچا ہوا تھا اُس کو اپنے پھیروں پر کھڑا کیا اور دنیا کو یہ بتایا کہ ایک ایماندار شخص آ کر ایک اِدارے کو کھڑا کر سکتا ہے ۔ اُسمیں آج آپ بلوچستان ٹیکسٹ بورڈ کو دیکھ لیں وہ ایک ایسے کچے گھر میں پچھلے دو سال سے وہاں سروسز کر رہے ہیں ۔ اُس نے پچھلے سال ایک ارب روپے بچائے ہیں حکومت بلوچستان کے بچائے ہیں اور اس سال بھی اُس نے جس محنت سے کام کیا ہے تو یہ وہ ادارہ ہے جیسے بلوچستان ایجوکیشن بورڈ ہے اسپیشل برانچ کی رپورٹ میرے پاس آئی ہے ۔ پچھلے کئی سالوں سے جو cheating کو ماحول تھا اُس کو کم کر کے وہ ten percent پر آئے جو باقی صوبوں سے بہتر ہے۔ اسی طرح کے ادارے ہیں جو اہم ترین ادارے ہیں جو نظام چلانے کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اُن میں اس سے بہتر شخص کم سے کم ہماری کابینہ کو بہت سارے لوگ ہونگے ۔ پبلک سروس کمیشن کے جو ممبرز ہیں اُن میں ہو لیکن ہم یہ سمجھیں کہ اس سے بہتر شخص جسٹس کوہلی صاحب سے بہتر نہ ہو۔ تو لہٰذا پورے بلوچستان میں سوشل میڈیا کا دور ہے آپ کے توسط سے اس August House کے توسط سے اپوزیشن کے توسط سے مَیں پورے بلوچستان میں میرا یہ دعویٰ ہے کہ کوئی ایک شخص بھی شاید ایسا نہیں ہوگا جو اُن کی integrity پر جو اُن کی ایمانداری، خلوص اور محنت پر جسٹس کوہلی پر اُنگلی اُٹھا سکے ۔

جناب اسپیکر: جی ہاں ۔

جناب قائد ایوان: انسان سے غلطی ہو سکتی ہے لیکن اُس کی ایمانداری پر کوئی شک نہیں کر سکتا ۔تو ہاں اُن کے

ہندو ہونے پر کسی کو اعتراض ہے تو اُس پر میرا خیال ہے کہ Constitution of Pakistan بڑا clear ہے کہ کسی بھی minority کو raise کرنے کا اُتنا ہی اختیار ہے جتنا کسی مسلمان، عیسائی اور پاکستان کا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری best of the best choice ہے میں زمرک خان صاحب سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں اس میں کوئی جلدی نہیں ہے کیونکہ آرڈیننس ہو چکا ہے ہم کمیٹی میں بھی بھیج سکتے ہیں لیکن let's give a gentle message to people of Balochistan to that gentle man کہ جس man کو ہم نے چنا ہے کہ وہ بلوچستان کے ایک ایماندار ترین جج میں رہا ہے اُنکو message دینا چاہیے اس august House سے message دینا چاہیے کہ unanimously ہم تمام لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہیں اور اس بنیاد پر کھڑے ہیں کہ کل اگر سرفراز بگٹی آپ کو سفارش کریں اُس سفارش کو رد کریں اور اُن کی سفارش کو مت مانیں اور اس پبلک کمیشن کو اس standard پر لیکر جائیں جس standards پر ہم اپنے لوگوں کو اس طرح کی recruitment کریں کہ میرے گاؤں سے ایک عام آدمی اور میرے کزن نے بھی ٹیسٹ دیا اور وہ عام آدمی ٹیسٹ سے پاس ہوا اور میرا کزن فیل ہوا that means کہ یہاں let's give him a loud and clear message from people of Balochistan, because we all represent people of Balochistan, this message should go to that individual کہ people of Balochistan is trusting you once again, so please dont breach that trust اور اُس trust پر میں سمجھتا ہوں کہ میں request کرتا ہوں honorable opposition Leader سے بھی اپوزیشن لیڈر تو نہیں ہے باقی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں کہ let's give him a loud and clear message کہ whole Balochistan is standing behind you for the merit, merit, merit and merit. This is a roadmap towards stable Balochistan towards a peaceful Balochistan towards progressive Balochistan so I request honorable members from the opposition lets give the commission this message we are behind you. thank you honorable Speaker!

جناب اسپیکر: thank you ۔ڈاکٹر صاحب کا mic on کریں۔ جی جی آپ کی آواز آرہی ہے آپ بولیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: اسپیکر صاحب ! thank you very much and my personal

experience which I done with justice kohli shaib I hundred percent support this bill he is a very honest man very competent man اور میں سمجھتا ہوں کہ زمرک خان صاحب سے میں اپیل کرتا ہوں کہ اِس میں کوئی شک نہیں ہے بلوچستان میں بہت اچھے لوگ ہیں لیکن سابقہ زمانے میں جب میں تھا ڈھونڈ ڈھونڈ کر کے کیونکہ پبلک سروس کمیشن بہت خراب تھا تمام سیٹیں even ایس ایس ٹی کی پوسٹیں بھی بک رہی تھیں تو میں نے بڑی مشکل سے جسٹس کوہلی صاحب کو لگایا اور میں آپ سے ایمانداری اور حلفیہ کہتا ہوں کہ جب اسسٹنٹ کمشنر کے پیپرز میرے دو کزن نے پاس کیے ان کو پتہ تھا کہ یہ عبدالمالک کے کزن ہیں لیکن وہ viva میں فیل ہو گئے تھے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ گورنمنٹ کا یہ عمل انتہائی مثبت ہے اور ہمیں اس عمل کو سپورٹ کرنا چاہیے اور اگر خدانخواستہ میں نے کئی دفعہ سی ایم صاحب سے کہا ہے کہ آپ نے اگر غلط decision لے لیا تو ہمارے بچے 18 گھنٹے پڑھ رہے ہیں وہ صرف اور صرف اس کمیشن کی اُمید سے باقی کہیں اُمید نہیں ہے۔ اب یہ ہی ایک اُمید ہے جو ہمارے بچے محنت کر رہے ہیں اور وہ پڑھ رہے ہیں میں اِس بل کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کی اچھی وہ ہے۔

جناب اسپیکر: ok thank you.

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب اسپیکر صاحب! اگر مجھے بولنے کی اجازت دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر: جی انجینئر صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب اسپیکر صاحب! محترم سی ایم صاحب اور ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے بھی بات کی۔ مجھے کوہلی صاحب کی ایمانداری پر یا اُن کی کارکردگی پر کوئی اعتراض نہیں ہے میں بالکل اِن کو سپورٹ کرتا ہوں لیکن میرے تحفظات یہ تھے کہ اگر کوہلی صاحب کے جانے کے بعد اگر یہ قانون رہے گا تو سی ایم صاحب بھی نہیں رہیں گے کیونکہ کرسی تو ہمیشہ کے لئے نہیں ہوتی ہے قانون ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے قانون جب نافذ ہوتا ہے تو پھر اس کو ہم change نہیں کر سکتے پھر وہ next اسمبلی میں ایک اکثریت کے ساتھ اس کو change کرنا پڑے گا۔ شاید پھر کوئی ایسا ماحول بھی آجائے کہ کسی ایسے بندے کو بھی extension مل جائے جو کم از کم اس کے لائق نہ ہو۔ اگر قانون میں یہ گنجائش بن سکتی ہے کہ کوہلی صاحب کے لئے one time extension بن جائے تو بہتر ہوگا۔ نہیں تو میں ان کو سپورٹ کرتا ہوں سی ایم صاحب کے کہنے پر۔

جناب اسپیکر: آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو۔۔۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: لیکن قانون ایسا بننا چاہیے کہ پھر وہ چھ سال کے لئے کوئی ایسا بندہ بھی آسکتا ہے میں

خود، ڈاکٹر صاحب پانچویں دفعہ آرہا ہوں جو میں اس کا نام نہیں لوں گا کہ کیا، کیا دھندے اس کمیشن میں ہوتے تھے کتنے پیسوں پر پوسٹیں بک جاتی تھیں میں اس کا خود گواہ ہوں ابھی بالکل میرٹ پر ہورہا ہے صحیح ہورہا ہے لیکن next in after six years what can we do for the public service Commission and for this۔

جناب اسپیکر: آپ سمجھتے ہیں کہ اس قانون کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہیے؟

انجینئر زمرک خان اچکزئی: ہاں نہیں ہونا چاہیے کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: ہاں ٹھیک ہے۔ok چیف منسٹر صاحب۔

جناب قائد ایوان: آنریبل اسپیکر صاحب! میں بالکل فاضل دوست کی اس تجویز سے agree کرتا ہوں کیونکہ میں نے اس کو سرسری طور پر تو پڑھا ہے detail میں نہیں پڑھا ہے تو آپ کے سیکرٹریٹ کے ساتھ ہم اس ترمیم کے ساتھ it is one time grant. one time ہم اس کو allow کر لیتے ہیں باقی پھر آنے والی اسمبلی پر چھوڑ دیتے ہیں تو one time کے لئے بالکل ٹھیک تجویز ہے for one time ہم یہ کر لیتے ہیں اس میں چھوٹی سی ترمیم کے ساتھ اس کو relaxation دے دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: honorable leader of the house آپ کہہ رہے تھے کہ It is for the current chairman کے لئے ہونا چاہیے۔ جس کو آپ نے ابھی appoint کیا ہے؟

جناب قائد ایوان: جی جی.exactly

جناب اسپیکر: ok.

جناب قائد ایوان: اور اگر اس کو ہمیں ایک دن کے لئے کمیٹی میں بھیجنا بھی پڑتا ہے، میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے اگر ادھر ہی سے کر لیں تو ادھر سے ہوسکتا ہے تو کرا دیں۔

جناب اسپیکر: سر! اس wording کو ٹھیک کرنے کے لئے اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں اگر اس کو کمیٹی میں بھجوا دیں یہ wording بھی ٹھیک کر کے پھر اس کو دوبارہ لے آتے ہیں؟

جناب قائد ایوان: سر! وہ message جو دینا تھا اس کو وہ message کا issue ہے otherwise تو کوئی نہیں ہے۔ اگر ہاؤس ابھی ترمیم کرے تو ترمیم کر سکتا ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: آپ ترمیم کر لیں۔

جناب اسپیکر: جو اس سائیڈ ترمیم کو۔۔۔

جناب قائدایوان: ہاؤس ابھی ترمیم کرے۔

جناب اسپیکر: ہاں ٹھیک ہے ہاؤس ترمیم کر رہا ہے تو وہ کرلے۔

جناب قائدایوان: ہاؤس ترمیم کر رہا ہے کہ one time relaxation

جناب اسپیکر: جی ہاں one time کے لیےاس میں add کر دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: اب میں دوبارہ آتا ہوں کہ۔آیا بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر01 مصدرہ2026ء) کوقاعدہ84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: ok تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا(ترمیمی)مسودہ قانون مصدرہ2026ء (مسودہ قانون نمبر01 مصدرہ2026ء) کوقاعدہ84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر01 مصدرہ2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): میں علی مدد جتک وزیر برائے ایس اینڈ جی اے ڈی کی جناب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر01 مصدرہ 2026ء) کوفی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر01 مصدرہ2026ء) کوفی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر01 مصدرہ2026ء) کوفی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا اِس میں اِس طرح ہے کہ سی ایم صاحب نے جو کہا ہے کہ اِس میں جو ترمیم کی گئی ہے اُس کو incorporate کرنے کے لیے پانچ ، دس منٹ لگیں گے اور پھر اُس کو شامل کر کے دوبارہ پھر مَیں read out کروں گا اِس دوران اگر point of order پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کرکے آپ بتائیں۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹرعبدالمالک بلوچ: میرے دوتین issues ہیں۔وہ آپ بھیج دیں۔مَیں تو بائیکاٹ۔۔

جناب قائدایوان: جناب اسپیکر صاحب! ہمارے معزز ممبرز واک آؤٹ کر گئے ہیں کسی کو بھیج دیں تاکہ وہ واپس ہال میں آجائیں واک آؤٹ ختم کر دیں۔

جناب اسپیکر: اسفند یار کاکڑ صاحب، ولی نورزئی صاحب اور علی مدد جتک صاحب آپ لوگ چلے جائیں جو ہمارے دوستوں نے بائیکاٹ کیا ہے اُن کو ذرا، جی ضیاء کو بھی ساتھ لے جائیں آنریبل سی ایم صاحب یہ جو appointment ہوئی ہے اپنے پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین صاحب کی۔ وہ آرڈیننس کے through اُس کی یہ appointment ہوئی ہے۔ اور وہ جس طرح کہ آپ بتا رہے تھے آپ جس طرح changes لانا چاہتے ہیں وہ اُس کے اندر فی الحال ممکن نہیں ہے کیونکہ اِسمیں ظاہر بات ہے کمیٹی میں جانا پڑیگا پھر اُس کے اندر جا کر ساری وہ چیزیں کرنی پڑیں گی پھر آگے آپ اُس کو as it is پھر اِس کو pass کریں گے۔ otherwise اگر آپ ابھی pass کریں گے تو وہ جو پیش ہوا ہے اُس کو as it is pass کرنا پڑیگا۔

جناب قائد ایوان: آنریبل اسپیکر صاحب! message میرے خیال میں اُن کو چلا گیا ہے جو ہم چاہتے تھے تو ٹھیک ہے یہ کمیٹی میں چلا جائے اِس پر کوئی issue نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ہاں تو میرے خیال میں وہ زمرک والی بات ہے اسکو کمیٹی میں بھجوا دیتے ہیں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: اسپیکر صاحب! سیکرٹری صاحب مَیں آپ سے کہہ رہا ہوں میرے خیال سے اسمبلی سے کوئی powerfull جو قانون سازی کرتا ہے اُسے کوئی کمیٹی یا اُس کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ اگر اِس طرح کا کوئی قانون ہے آپ ہمیں بتا دیں جب اسمبلی اپنا قانون ترمیم کے ساتھ پیش کرتی ہے تو وہ کر سکتی ہے یہ اختیارات ہیں اس ہاؤس کو۔

جناب اسپیکر: وہ لاء سیکرٹری کے ہمیں اُن کے لاء کا opinion آیا ہے وہ کہہ رہے ہیں اِس stage پر نہیں ہو سکتا ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: ہمارے rules and procedure کیا کہتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: ok جی۔ نہیں اِس میں میرے خیال clear ہو تو کہ کوئی challenge نہ کرے۔ یہ ٹھیک ہے جی ہاں۔

جناب اسپیکر: کمیٹی میں بھجوا دیتے ہیں ڈاکٹر صاحب اُس کو وہاں سے یہ ساری چیزیں اُس میں شامل کر کے پھر دوبارہ اُس کو پاس کر لیتے ہیں۔ جی ڈاکٹر صاحب آپ continue کریں پلیز۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: اسپیکر صاحب! میرے دو issue ہیں۔ ایک issue میرا یہ ہے کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: اچھا پہلے ڈاکٹر صاحب اس بل کو ختم کر دوں جو بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا جو ترمیمی مسودہ قانون ہے اِس میں سی ایم صاحب کی جو تجاویز ہیں اُن کو اُس میں incorporate کرنے کے لیے اُن تجاویز کے ساتھ

متعلقہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔جی ڈاکٹر صاحب۔جی please۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے cabinet نے پارلیمانی کمیٹی بنائی تھی جن کے چار، پانچ ممبران تھے کہ وہ جائزہ لے لیں کہ بلوچستان کوسٹل اتھارٹی اور Pasni fish harbour کا مستقبل کیا ہوگا؟ تو اِس پر کافی deliberations ہوئی ہیں کمیٹی کی اور مَیں سی ایم صاحب کی توجہ چاہتا ہوں اور اُس میں proposal دیا گیا ہے کہ جی یہ دونوں fisheries authorities ختم کی جائیں۔مَیں اور مولانا صاحب اُس کے ممبر تھے تو دعوت دی ہے اب مولانا صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے کہا ہے کہ اِن کو فشریز میں merge کرو لیکن جو documents نکلے ہیں اُس میں۔۔۔

جناب اسپیکر: order in the house please آپ honorable member کو سُنیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: اُس میں لفظ لکھا ہے کہ یہ دونوں محکمے ختم کیے جائیں گے اور اِن کے جو ملازمین ہیں اُن کو جو اُس ایڈہاک پر ہیں اُن کو ہم نکال دیں گے اور جو permanent ہیں اُن کو dying پر رکھیں گے I dont know what its means by dying۔تو میری سی ایم صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اِن دونوں کے کوئی 200 سے 250 ملازمین ہیں ٹوٹل اِن کی cost، 36 کروڑ ہیں۔اب اِن بچوں کو نکالنے سے یا اِن کو کھڈے لائن لگانے سے بلوچستان میں دیکھیں! کوسٹل، فیڈرل گورنمنٹ نے کوسٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنائی ہم نے مخالفت کی کیونکہ وہ اُس کے domain میں نہیں ہے یہ ہمارے domain میں ہے۔فشریز ہاربر کا جو مَیں نے کام شروع کیا تھا 2013ء میں 80 کروڑ روپے جاپانی گرانٹس ہیں جو رکھے ہوئے تھے dragging کے لیے اب وہاں کوئی، جتنی بھی ہم نے کوشش کی۔میرے بعد وہ کام رُک گیا تو مَیں سی ایم صاحب سے گزارش کرتا ہوں ظہور صاحب جو نہیں ہیں اِس کا چیئرمین رہا ہے تو خدا کے لیے محکموں کو بہتر کریں اگر آپ کا ہاربر ٹھیک ہوا وہ تو خود اتنا پیدا کرے گا، آمدنی کے وہ اپنے لوگوں کی تنخواہیں خود دے گا۔اب آپ تین سو، چار سو آدمیوں کو کھڈے لائین پر لگائیں گے یا اُن کو نکال دو گے اِن پر منفی اثرات پڑیں گے مَیں سمجھتا ہوں کہ اِس میں مولوی صاحب۔ دوسرا سر! میری ایک گزارش گورنمنٹ سے ہے اور espacially سی ایم صاحب سے ہے۔اب یہ ہمارے تمام جو پبلک سیکٹر یا پرائیویٹ سیکٹر کے خاص طور پر جو ہماری academy's ہیں اُن کے لیے گورنمنٹ نے ایک وہ بنایا پہلے کہا کہ ہم اِن کا لاء بنائیں گے لاء کے بجائے اُن لوگوں نے ایک administrative order پاس کی کہ جن اداروں کو گورنمنٹ کی، جن academies کو گورنمنٹ سے فنڈنگ ملتی ہے اُن کے بورڈ میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ایڈیشنل سیکرٹری یا ڈپٹی سیکرٹری ہوگا سر! اب میں ایک اور بات سی ایم کی خدمت میں عرض کروں کہ بلوچستان اکیڈمی ہے تربت کی اُس کو گرانٹ ملتی ہے 5 لاکھ اب اُس

کے لیے کیا چیف سیکرٹری صاحب جائیں گے تربت میں میٹنگ کریں گے کہ اس بورڈ میں اِس دفعہ عبدالمالک کی شاعری کو چھاپہ جائے یا نہیں چھاپہ جائے؟ تو مَیں سمجھتا ہوں یہاں چار بڑے ادارے ہیں جن کو آپ لوگ فنڈنگ کرتے ہیں وہ بھی بڑی مشکل سے گزارا کر رہے ہیں ایک بلوچی اکیڈمی، ایک براہوی اکیڈمی ایک پشتو اکیڈمی اور ایک ہزارگی اکیڈمی اُن کی سمجھ میں نہیں آجاتی ہے یہ literary مسئلہ ہے، ہاں! اگر گورنمنٹ سمجھتی ہے کہ یہ misuse ہو رہے ہیں اِن کے لیے سالانہ آڈٹ کروائیں انکو جو پیسے آپ دیتے ہیں پیسے بھی پانچ کروڑ دے رہے ہیں۔ اُن کے آڈٹ کرلیں اور بجائے یہ کہ اُس کے بورڈ میں جاکر سیکرٹری صاحب کو بٹھائیں، یہ بلوچی اکیڈمی 62ء میں بنا تھا جب جسٹس خدابخش جیسے سردار گشکوری جیسے حاجی قیوم جیسے جَید لوگ تھے جن کی اتھارٹی تھی literature پر اَب اگر اُس کو ہم کہیں کہ آپ ڈپٹی سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری میرے لیے سب قابل احترام ہیں، تو اُن کے اگر آپ advice پر کام کریں گے وہ پھر کب ہمیں چھوڑیں گے۔ which is impossible

جناب اسپیکر: thank you

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! تھوڑی سی میری گزارش ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر نیشنل پارٹی کے چار سے پانچ لوگ شہید کیے گئے ہیں پہلا واقعہ جھاؤ میں ہوا۔ دوسرا واقعہ کل گشکور میں ہوا ہے۔ ہمارے ایک پیش امام کو شہید کیا گیا ہمارا یونٹ سیکرٹری تھا بوگدان میں اُن کو ماردیا سریاب میں ہمارا unopposed کونسلر تھا اُس کو مارا گیا تو مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں اِن تمام حملے جو نیشنل پارٹی پر ہوئے ہیں مَیں اُن کی پُر زور مذمت کرتا ہوں اور اُمید رکھتا ہوں کہ بلوچستان مَیں یہ جو دہشتگردیاں ہو رہی ہیں اِس کے لیے حکومت ایک بہتر حکمت عملی بنائے۔ thank you sir

جناب اسپیکر: thank you. honourable chief minister صاحب۔ تشریف رکھیں پلیز ذرا سی ایم صاحب کو بولنے دیں۔

جناب قائد ایوان: ٹھیک ہے جی چونکہ میں صرف اتنی request کروں اسد صاحب اور زمرک صاحب سے بھی آپ کے توسط سے آپ کی اجازت سے اور زمرک صاحب سے بھی کہ if can remain yourself short you تو کیوں کہ میں نے کہیں جانا ہے وہ میٹنگ میں میرا انتظار ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر: جی اسد بلوچ صاحب!

میر اسد اللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! یہ جو ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ظاہر ہے قابل قدر ہیں یہ مینڈیٹ لے کر آتے ہیں اور یہاں جو قانون سازی ہوتی ہے وہ ہمیشہ عوام کے مفادات کی خاطر ہوتی ہے عوام اپنا میڈیٹ دیتا ہے اُس کے بعد لوگ یہاں آتے ہیں اور بہتر سے بہتر قانون سازی کرتے ہیں۔ ابھی جو اکیڈمی کے سلسلہ پر cabinet میں جو

وہ recommendation دیا شاید وہ آکے پھر اِدھر اسمبلی میں آجائیں ہمارے آئین میں لکھا ہوا ہے کہ جو قومیت کی زبانیں ہیں اُن کی بہتری کی خاطر چاہے پشتون، بلوچ، ہزارہ یہ سب کو لے کر آئین کے تقاضوں پر اِن زبانوں کو ملکی اور بین الاقوامی طور پر ان کے day منائے جاتے ہیں۔ تشنگی اگر ہے کسی چیز میں تو بے شک اُس کو آپ صحیح کر سکتے ہیں لیکن زبان بندی اور اُس کو کنٹرول کرنا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ آنے والے وقت میں ایک اچھا impression ہوگا بجائے کہ کمزوریاں آتی ہیں کسی کا شعر ہے کسی کی شاعری ہے اُس میں اُوپر نیچے ہوسکتا ہے لیکن مجموعی طور پر جو ممبہ ہے اکیڈمی کا گورنمنٹ کو یہ چاہیے کہ اُس کو مزید بہتر اور صحیح کرے جو ملک کے مفادات اور صوبے کے مفادات اور قومیت کی زبان ہو۔ ہمارے لوگ ظاہر ہے بیچارے شعر شاعری کرتے ہیں بلوچی میں کرتے ہیں اپنی زبان میں کرتے ہیں یہ تو ہر موسیقی پر اُن کو گایا جاتا ہے پھر میں یہی سمجھتا ہوں کہ اگر ایسی چیز ہے کوئی تو سی ایم صاحب سے request ہے کہ اس کو positive لیں اور بہتر طریقے سے آگے جائیں۔ دوسری بات جہاں تک بلوچستان کا law and order situation ہے باقی آپ کو معلوم ہے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب، مولوی صاحب، please order in the house please۔ جی میر صاحب۔

میر اسد اللہ بلوچ: جناب اسپیکر! ہر دن پنجگور میں دو لاشیں گر رہی ہیں ایسا کوئی دن نہیں ہے جہاں لاشیں نہیں گرتی ہیں۔ لوگ اپنے جنازے اُٹھا اُٹھا کے تھک گئے پہلے تو یہاں دو ایکٹ پاس ہوئے تھے اور اس ایکٹ کے حوالے سے دہشت گردی اور مسنگ پرسنز کے حوالے سے ہم چیزوں کو بہتر طریقے سے لائیں گے تاکہ کوئی غلط فہمی نہ ہو ہم FIR کریں گے کورٹ کے ذریعے لوگوں کو اعتماد میں لیں گے بلوچستان کے پنجگور ڈسٹرکٹ میں آپ کو بتاؤں اسی ہفتے میں میرے گاؤں خدابادان میں 7 بندوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں ایک بندہ کو تراویح سے جناب اسپیکر صاحب! اٹھا کے لے گئے دس دن کے بعد اُس کی لاش پھینکی گئی۔ لوگوں کو آپ اعتماد میں لے لیں اگر کوئی بندہ پہاڑوں پر لڑ رہا ہے تو ٹھیک ہے آپ لڑیں اُن کے ساتھ لیکن جو غیر جانبدار لوگ ہیں پنجگور کی آبادی پانچ لاکھ سے اُوپر ہے تو سارے لوگ گورنمنٹ کے خلاف ہتھیار کسی نے تو نہیں اُٹھایا ہے۔ جو پڑھے لکھے لوگ ہیں ڈاکٹرز ہیں انجینئرز ہیں، اِن لوگوں کو اعتماد میں لے کر جرگہ کریں بے شک سی ایم صاحب جائیں پنجگور میں بڑا جرگہ بلائیں لوگوں کو اعتماد میں لے لیں جو غلط ہے اُس کو غلط کریں جس کا کسی سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ اگر کسی کی رشتہ داری کسی سے جڑی ہوئی ہے آپ اُس کو پکڑیں ابھی فورتھ شیڈول میں 35 بندے پنجگور کے اُس میں ڈال دیئے ہیں اُن سب کی نوکری بھی جا رہی ہے اس لیے ریاست کو چاہیے تھوڑا وہ مزاج اپنا نرم رکھیں تاکہ آنے والے وقت میں سب کو ساتھ لے کر چلیں۔ اس طریقے سے طاقت کے استعمال

سے روزانہ تو میں یہی سمجھتا ہوں حالات صحیح نہیں ہونگے اور بھی زیادہ بگڑ جائیں گے۔thank you

جناب اسپیکر: thank you. honorable chief minister صاحب!

جناب قائد ایوان: Speaker thank you so much for giving me the apportunity to answer my colleagues. سب سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے جو ذکر کیا دہشت گردی کے واقعات کا جس میں خاص طور پر نیشنل پارٹی کے دوستوں کو ٹارگٹ کیا جارہا ہے۔آج سے نہیں نسیم جنگیان صاحب سے لے کر اور آج تک نیشنل پارٹی نے جس طرح اس دہشت گردی کی جنگ کے خلاف نقصان اُٹھایا ہے جس پر خیر جان بلوچ صاحب تشریف رکھتے ہیں اُن کا بھائی so and so on اتنی لمبی فہرست ہے اللہ تعالیٰ اُن تمام شہدا کے درجات کو بلند کرے اور پورے ایوان اس دہشت گردی کی جنگ میں جہاں لوگ شہید ہو رہے ہیں۔اُس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا بھی آیا ہے اور آج بھی مذمت کر رہا ہے اور اپنی کوشش بھی کر رہے ہیں حکومت کہ دہشت گردی کی جنگ میں کوئی بہتری لائی جاسکے۔پنجگور میں جس طرح واقعات کا ذکر کیا ہے اُس کی بھی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں کہ اُس میں بھی ہمارے دوست رحمت بلوچ صاحب کے بھائی اُن کو پچھلے سال اِن ہی دنوں میں شہید کیا گیا اور اسی طرح روزانہ جس طرح بتا رہے ہیں وہ figures کیا ہیں اسد صاحب کو بہتر پتہ ہوگا تو میں باری، باری اس پر ذرا آنا چاہتا ہوں لیکن پہلے میں ڈاکٹر صاحب نے جو اکیڈمیز کا ذکر کیا بلوچ پشتون براہوی ہزارگی these are dying languages یہ اپنی natural death کی طرف بڑھ رہی ہیں اِن کا روکنا ہماری ذمہ داری ہے ہمارا فرض ہے بحیثیت حکومت بحیثیت اسمبلی ممبران بحیثیت بلوچ کہ ہماری زبان آج اگر آپ بلوچی زبان میں کسی سے بات کریں تو آدھی اُردو اس میں شامل ہے آدھی انگریزی اُس میں شامل ہے اسی طرح شاید پشتون کا حال ہے یہ حال براہوئی کا ہوگا۔تو یہ dying langauages کو روکنا ہے literature کو روکنا ہے، history کو روکنا ہے، culture کو روکنا ہے اور اُس کو promote کرنا ہے۔تو گورنمنٹ کا بالکل ایک لمحہ کے لیے بھی یہ خیال نہیں ہے کہ ہم نے اس ساری activities کو discourage کرنا ہے۔گورنمنٹ کے کان کہاں کھڑے ہوتے ہیں گورنمنٹ کہاں پریشان ہوتی ہے؟ گورنمنٹ کی جو پریشانی ظاہر ہوئیں وہ یہ ہوئیں کہ جب یہ subversion start ہوئی ریاست کے خلاف یہ دہشت گردی کی جو جنگ ہے دیکھیں! یہی تو problem ہے جو میں پہلے دن سے یہاں عرض کر رہا ہوں کہ یہ سب کچھ gray میں operate ہو رہا ہے۔ there is no black and white honorable speaker every thing is in gray. کہ کون کہاں مارا جارہا ہے کون کہاں مارا جارہا ہے کیسے مارا جارہا ہے یہ سب کچھ gray میں operate ہو رہا ہے جب دشمن کا پتہ ہو کہ اس لائن سے اُس

طرف سارے دشمن ہیں اس طرف سارے دوست ہیں تو it is very easy to handle for the security forces for the Government and for the law enforcement agencies. problem ہی یہ gray میں opreation کا ہے تو یہ اکیڈمیز کا جب آڈٹ کیا گیا intelligence audit کیا گیا with special branch تو بہت ساری ایسی چیزیں سامنے آئیں میں ایک نئ controversy میں نہیں پڑنا چاہتا ہوں میں اس چیز کو ٹھیک کرنا چاہتا ہوں۔ تو لہٰذا ہم نے یہ فیصلہ کیا گورنمنٹ کوئی نہ کوئی اُس پر بورڈ کے اندر ہم کوئی guidance اُن کو نہیں دیں گے کیوں کہ ہمارا جو finance کا ممبر ہوگا وہ literature کا expert نہیں ہوگا لیکن at least وہ وہاں بیٹھے گا تو اُس کو یہ معلوم ہوگا کہ یہ جو کچھ چھپ رہا ہے یہاں پرنٹنگ ہو رہی ہے۔ جو اس Language کے لیے جو بہتری لائی جا رہی ہے جو شعر و شاعری ہو رہی ہے for example بلوچوں کی تاریخ ساری زندگی ہماری history chest to chest and ballads ہیں اور اُن ballads میں آج بھی اگر آپ law and order کی situation دیکھ رہے ہیں جو دہشت گردی دیکھ رہے ہیں میں آپ کو بڑے دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ جو ہمارے بلوچ کو disintegrate کیا جا رہا ہے جو youth کو جو عام common youth ہے اُس میں بہت بڑا کردار وہ بلوچی شاعری کا ہے۔ اور یہ بلوچی شاعری کا جو کردار ہے وہ آج سے نہیں ہے صدیوں پرانی ہماری تاریخ میں جو جنگیں ہوتی رہی ہیں۔ وہ بلوچ ballads پر ہوتی رہی ہیں وہ بلوچ شعر و شاعری پر ہوتی رہی ہیں۔ بلوچی زبان کے شعر و شاعری پر ہوتی رہی ہیں similarly پشتون کا اگر آپ دیکھ لیں تو اُن کے ہاں بھی یہی ballads اور شعر و شاعری ہے اور جو لوگوں کے جذبات کو اُبھارتے ہیں اور اُن کو state کے ساتھ disintegrate کر رہے ہیں۔ تو میں اس August House کو on board لینا چاہتا ہوں کہ بالکل بھی اِن academies کو discourage کرنے کی حکومت کی نیت نہیں ہے حکومت اِن کو بہتر کرنا چاہتی ہے حکومت اپنی oversight رکھنا ضرور چاہتی ہے۔ اور oversight ہم اس لیے رکھنا چاہتے ہیں کہ خدانخواستہ ہمارے پیسوں سے حکومت کے پیسوں سے ریاست کے پیسوں سے ان academies کے اندر کوئی ایسی subversion activities نہ ہوں جس کا نقصان ریاست پاکستان کا ہو۔ اور دوسرا یہ جو dying caders ہوتے ہیں ان کا مطلب قطعاً یہ نہیں ہوتا ہے کہ لوگوں کو ہم خدانخواستہ نوکریوں سے نکال رہے ہیں بہت ساری measures اس حکومت نے لیے ہیں۔ صرف پچھلے سال ہم نے non development سے بچائے، کیسے بچائے؟ ایک ارب روپے کے ہم اخبارات پڑھ رہے تھے آج ایک ارب روپے کا کون پڑھتا ہے۔ یہ ڈیجیٹل دور ہے اس پر سارے اخبارات وہ آجاتے ہیں اور وہ پڑھے جا رہے ہیں لیکن سرکاری دفاتر میں اخبارات چل

رہے تھے۔ اِس کے علاوہ میں نے سی ایم ہاؤس سے سب سے پہلے شروع کیا جناب اسپیکر! 400 لوگ 435، vacant positions،435 if I am not wrong تھیں سی ایم بلوچستان کی۔ سی ایم ہاؤس کی میں چاہتا تو435 بگٹیوں کو وہاں بھرتی کر سکتا تھا تو میں نے سب سے پہلے ان پوسٹوں کو واپس S&GAD بھیجا کہ جہاں جہاں جس پول میں ضرورت ہیں۔ for example ابھی PIFTAC ہے ہمارا نیا ادارہ بنا ہے پرسوں میں نے ایک فائل پر sign کیے اُن کو 15 نائب قاصد چاہیے تھے جو نائب قاصد بھرتی کیے ہوئے تھے ہم نے سی ایم ہاؤس میں جن کی ہمیں ضرورت نہیں تھی extra تھے وہ ہم نے 15 نائب قاصد وہاں سے ان کو بھیجے ان کی ضرورت پوری کردی non development بجٹ بڑی تیزی سے اوپر جا رہا ہے اور ڈولپمنٹ بجٹ تیزی سے نیچے آرہا ہے، تو یہ آنے والی نسلیں ہیں ہم پر جو تبرکات بھیجیں گے وہ شاید ہم تو نہیں ہوں گے لیکن وہ بھیجیں گے ضرور کہ یہ ہم کیا کر رہے ہیں کہ بھرتی پہ بھرتی کر رہے ہیں۔ تو لہٰذا جو dying cadres ہیں ہم ان میں کسی ایک سرکاری ملازم کو نہیں نکال رہے ہم تو اُلٹا ملازمین کا benefit کر رہے ہیں جناب اسپیکر! ہم نے 12 ارب روپے کا ہیلتھ انشورنس سسٹم introduce کیا ہے 12 ارب روپے کا جس سے جتنے بھی ملازمین ہیں ان کی ہیلتھ انشورنس ہوگی اور وہ انشورنس کمپنی ان کو Health facilities دے رہی ہوگی اور Government expenditures میں چھ ارب روپے کی کمی کی ہے۔ چھ ارب روپے بچائے ہیں لیکن اپنے سرکاری ملازمین کو ہیلتھ انشورنس دی ہے کہ وہ ان کا cover ہوگا جو مرض، بیماری ہوگی وہ جائیں گے پاکستان کے بہترین ہاسپٹلز میں اپنا علاج کرائیں گے۔ so ہم ملازمین کی بہتری کے لیے کام کاج کر رہے ہیں اب اس کے بعد جو last point missing person کے حوالے سے تھا ہم نے first فروری سے کہا تھا honorable اسد بلوچ صاحب فرما رہے تھے missing person کا مسئلہ ہے کیا؟ ایک تو یہ dice subject ہے let's be honest with each other missing person کا جو subject ہے میں کوئی justification اس Floor of the house میں نہیں دے رہا ہوں نہ میری جماعت سب سے زیادہ vocal رہی ہے میں missing person کے حوالے سے۔ شہید محترمہ بےنظیر بھٹو کی last speech جو تھی وہ missing person کے حوالے سے تھی تو ہم قطعاً یہ نہیں چاہتے اور ہمارے جو important collection partners ہیں اور مریم نواز صاحبہ missing person کے کیمپس میں جاتی رہی ہیں تو ہماری ایک پولیٹیکل پوزیشن ہے missing person کے حوالے سے لیکن ground realities بھی بلوچستان کے لوگوں کو تو پتہ ہونا چاہیے کہ honorable Speaker I am not giving justification to this because I myself remained a missing the

person.There is no justification but to correct the history to correct the record to understand the issue کیا بلوچستان کے missing persons کی تعداد سب سے زیادہ ہے KP, answer is no کے missing persons کی تعداد بلوچستان کے missing persons سے زیادہ ہے۔ کہ کیا کسی پولیٹیکل لیڈر کے منہ سے KP کے missing persons کی بات سنی ہم نے کیا mainstream media میں کبھی KP کے missing persons کی بات کی ہم نے جس کی کوئی justification نہیں ہے چاہے KP میں ہو چاہے بلوچستان میں ہو چاہے، سندھ میں ہو امریکہ میں 20 ہزار لوگ missing ہیں۔ پھر there are self disappearances there inforced disappearances, self disappearances and enforce disappearances میں فرق کرنا پڑے گا پھر جو enforced disappearances ہیں یہ کون وہ اس کو establish کرے گا کہ یہ جو enforced disappearances ہوئی ہے پہلے تو UN کا ایک Charter ہے اس کے مطابق وہ fill کرنا پڑے گا then it will be declared enforced disappearance پھر اُس enforced disappearance کو کون establish کرے گا میں، آپ no this is not your job۔ وہ کون کرے گا کہ یہ لوگ جو enforced disappearances ہے یا کسی ادارے نے کیا ہے یہ CTD نے کی ہے یہ پولیس نے کی ہے یا ISI نے کی ہے یہ MI نے کی FIA نے کی یا کسی اور ادارے نے کی ہے۔ اِس کے لیے بھی ریاست نے ایک mechanism بنایا ہے تو اِس کو خدا کے لیے کن لوگوں کو فائدہ ہے جو ہمارا political capital ہے جو ہم لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہمارا تو political capital ہے ہی اس میں کہ missing persons کا issues ختم ہونا چاہیے ہمارا political capital تو ہے اسی میں کہ بلوچستان کا Law & Order ٹھیک ہونا چاہیے because we are not war beneficiaries یہ ایک خاص طور پہ ایک مخصوص لیڈر so-called leader یہ کہتا پھرتا ہے میں بار بار اِس اسمبلی میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میرا brought up نہیں ہوا ہے کہ میں اُس کے بارے میں اِس طرح بات کروں لیکن he started humiliating us جب وہ یہ humiliating بند کردیں گے وہ یہ اپنا رویہ ٹھیک کرلیں گے ہماری عزت کریں گے ہمارا اختلاف ہوسکتا ہے میرا ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب سے ہزار چیزوں پہ ان کا میرے پہ اختلاف ہوسکتا ہے میرا ان سے ہوسکتا ہے اسد بلوچ صاحب سے ہوسکتا ہے واقعہ اپوزیشن کے دوستوں سے ہوسکتا ہے حکومت کے دوستوں سے ہوسکتا ہے آپ نے خود دیکھا کہ member of the Cabinets جو تھے وہ یہاں

حکومت کے خلاف تقریریں کر رہے تھے تو that never means کہ ہم ایک دوسرے کی بے عزتی کرنا شروع کر دیں ہم ایک دوسرے کو humiliate کرنا شروع کر دیں ہم ایک دوسرے کو nick names کے ساتھ بلانا شروع کر دیں تو لہٰذا یہ اب ہماری مجبوری ہوگئی ہے اگر کوئی ہماری عزت کرے گا خدا کی قسم ہماری بے عزتی کرے گا کوئی ہماری insult کرے گا تو we have all the right کہ ہم ان کو جواب دیں۔ لہٰذا میں ان سے آپکے توسط سے گزارش کرتا ہوں عزت کرالیں عزت دے دیں اور عزت کرالیں اگر نہیں کریں گے تو پھر یہی سلسلہ چلتا رہے گا۔ اب وہ مجھے کہتے ہیں specially میرا نام لے کے میں war beneficiary ہوں میرے بھائی میں war effective ہوں I have given 380 lives today myself, my relatives, my cousins sitting here. my brother my children all are under threats and I am living a free life. answer is NO, I am the affectee of this war, you are the beneficiary of the war. If this will continue if this conflict will continue your political capital is raising not mine. میر political capital تو raise ہی تب کرتا ہے زیادہ ہی تب ہوتا ہے کہ جب یہاں مسنگ پرسن کا مسئلہ ختم ہوگا اور ہم نے کیا کیا کہ دو ہی طریقے تھے اس کے یا تو آپ شور شرابے کریں جلسے جلوس کریں ٹی وی چینلز پر بیٹھ کے باتیں کرتے رہیں دوسرا اس سے issue کو resolve کریں جو ہم سے پہلے ہوا yes we are answerable to that too because we are in the government but اب جو ہو رہا ہے اس کا زیادہ میں answerable ہوں۔ تو ہم نے الحمدللہ ہماری حکومت نے ہمارے دوستوں نے اس کا solution نکالا اور اسمبلی نے اس کا ایکٹ پاس کیا اور اس ایکٹ کو پاس کرنے میں Ist فروری کا میں نے بلوچستان کے لوگوں سے کہا تھا ہم نے دو سینٹرز بنائے ہیں جناب اسپیکر! ایک سینٹر south میں جو under construction ہے تھوڑا سا اس پہ ہم delay ہو گئے اور وہ اس کے لیے کوئی 20,25 کروڑ روپے کی مزید ضرورت تھی وہ ہم نے کل پرسوں کی سمری approved کر لی ہے probably in a month or so وہ تیار ہو جائے گا جو نارتھ کا تھا وہ تیار ہو چکا اور اس میں ہم نے ان لوگوں کو رکھنا شروع کر دیا کیونکہ جب آپ grey operate کر رہے ہوتے ہیں تو جناب اسپیکر! ہم سارے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ this is purely intelligence driven war against state of Pakistan. when it is intelligence war against state of Pakistan who will counter this PIA, QESCO, no the intelligence

intelligence agencies has to counter that اب ہم نے tools ہم نے کیا دی ہے ہم اس سے پہلے ان کو tools نہیں دے سکے so ہم نے یہ فیصلہ کرلیا کہ مسنگ پرسنز کا مسئلہ آپ ہمیشہ کے لیے دفن کرنے جا رہے ہیں کیا کیا ہم نے سینٹرز بنائے پھر laws بنائے وہ laws اس اسمبلی نے بنائے ہیں I am really grant full to all my colleagues to all my coalition partners to the اپوزیشن even وہ law کیا بنے ہیں کہ within 12 hours کوئی بھی انٹیلیجنس ایجنسی کوئی بھی ایک CTD پولیس any law force agency کسی کو بھی pick کریں گے immediately اُس کی فیملی کو inform کریں گے اس کے بعد magistrate کو inform کریں گے magistrate کو inform کرنے کے بعد تین مہینے اس کی interrogation ہوگی اس interrogation کے دوران فیملی کو ملاقات کی اجازت ہوگی weekly اس کے بعد ڈاکٹرز کا جو opportunity ہے اس کو medical facility کی وہ مکمل طور پہ دی جائے گی مکمل طور پہ اور جو ہم نے سینٹر کا نام ہی de radicalization سینٹر رکھا ہے کہ جو نوجوان rediclise ہوا ہے propaganda tools سے against state of Pakistan we have to talk to him ہم نے اس کو radicalization سے بچانا ہے de-radicalization کرنا ہے تو اس کے لیے ہم نے بھرتی کیے ہیں کہ وہ جا کر ان سے بات چیت کریں گے کہ بیٹا وہ کیا بات ہے کہ آپ نے constitution کو چھوڑ کے بندوق کا راستہ اختیار کیا ہے تو اس کی counseling کے لیے پھر تین مہینے بعد اگر اس کی extension ہوگی تو this will be ہائی کورٹ آف بلوچستان جو اس کی extension کرے گا اس کی extension گورنمنٹ نہیں کرے گی کوئی ادارہ نہیں کرے گا پھر اس کے بعد اس کی جو supremacy ہے جو جو اس کی supervision ہیں وہ سویلین پولیس آفیسر کر رہا ہوگا ایک SP level کا۔ سو یہ ساری چیزیں اس قانون کے اندر موجود ہیں اور کوئٹہ کا ہمارا سینٹر start ہو چکا ہے for the Honorable members if you allow me because these are out of rules میں یہ play کرلوں کہ یہ first وہ ہے Just I want to play for a second.

جناب اسپیکر: جی. Please. جی. Please.

جناب قائد ایوان: کہ یہ بچے ہیں arrested اور یہ اُن کی فیملی اُس سے ملاقات کر رہی ہے۔ اور یہ ہمارا پہلا سینٹر ہے So honorable Speaker we don't only talk we want to resolve the issues, the issues which is now politically, tribally اور سوسائٹی میں جو ایک

ایسے Issues بن گئے ہیں جو State of Pakistan کے aganist جا رہے ہیں تو ہم نے اُن کو resolve کرنا ہے This is our responsibility۔ ہم نے missing persons کا Issue ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دینا ہے۔ اب بلوچستان کا کوئی بچہ missing نہیں ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ۔ south میں within a month یہ center start ہو جائے گا۔ ہاں جن کو BLA Enforced Disappear جو BLA کے ساتھ بغیر فیملی کو inform کئے گئے ہوئے ہیں۔ اُن کا solution کس کے پاس ہے؟ کم سے کم میرے پاس تو نہیں ہے۔ جو BLA کے ہمدرد ہیں وہی اسکا solution نکال کے دے سکتے ہیں۔ جو ان کے legitimate voices ہیں وہ اِن کا solution نکال کے دے سکتے ہیں کہ اُن بچوں کو اُن بچیوں کو جن کی videos آرہی ہیں اُن families کی جنگی ویڈیوز آرہی ہیں جن کو پتہ ہی نہیں ہے اُنہوں نے تو بچے پڑھنے کے لئے بھیجے تھے۔ اور جناب اسپیکر صاحب! let me tell the people of Balochistan and the people of Pakistan. پورا Oslo جرمنی میں European Countries میں بیٹھ کے پورا model drive ہوا ہے وہ ماڈل وہاں بیٹھ کے ہر یونیورسٹی کے بچے کا ریکارڈ لیتے ہیں اور ہر کلاس میں they dont need whole class to be redicalized۔ جناب اسپیکر! they only need two to three students from each class, from each batch۔ وہ وہاں بیٹھ کر انٹرنیٹ کے ذریعے یہاں اُن بچوں کو Radicalize کر رہے ہیں Against State of Pakistan اور پھر اُن کو suicide bombing تک لے کے جا رہے ہیں۔ اور پھر بلوچ کو یہ سوچنا پڑیگا cost of repetition جناب اسپیکر! میں بار بار یہ کیوں کہتا ہوں کیوں کہ اذان پانچ بار دینی ہوتی ہے۔ مجھے ہے حکم اذان، تو میں یہ اذان بار بار بلوچ کو دوں گا کہ میرے بلوچ بھائیوں آپ کو ایک لاحاصل جنگ کی طرف دھکیل دیا گیا ہے۔ کیا ہم حاصل کر سکتے ہیں یہ جنگ کس مقصد کے لئے ہم یہ جنگ لڑ رہے ہیں، اِتنا بڑا آپریشن declare کیا So called Bashir Zeb & Company نے 190 بلوچ مار دیئے ہیں۔ حاصل کیا کیا؟ کیا ایک inch of land بلوچستان کی آزاد کرا پایا؟ یا یہ اگلے 100 سال تک آزاد کر پائیں گے؟ یا 200 سال تک؟ آپ ایک end goal achieve کرتے ہیں نہ lets be honest with each and other بلوچ آج، اگر آج نہیں تو 20 سال بعد، 20 سال بعد نہیں تو 30 سال بعد نہیں، تو 40 سال بعد ریاست تو تھکتی نہیں ہے، ریاستیں تو تھکتی نہیں ہیں، آج کردوں نے 30 سال بعد، 40 سال بعد جس کو ہم نے idealize کیا جس بلوچ نے کُرد تحریک کو idealize کیا انہوں نے ترکوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے آپ Region میں باقی جگہوں پر دیکھ لیں۔ تو جو

آزاد بلوچستان نہیں ہوسکتا ہے Violence سے، یہ separatist movement ہے یا Insurgency ہے۔ تو بلوچ کو ایک عام بلوچ کو آپ یونیورسٹی سے ایک Student کو نکال کے خودکُش جیکٹ پہنا رہے ہیں تو یہ کون سی بلوچ کی خدمت ہے بلوچ کی خدمت تو یہ اسمبلی کر رہی ہے جنہوں نے بلوچ کے بچوں Harvard University کے دروازے کھولے ہیں۔ جنہوں نے Oxford کے دروازے کھولے ہیں۔ جو بچہ میٹرک میں top کرتا ہے اپنے ڈسٹرکٹ میں پانچ بچے اور پانچ بچیاں Sixteen Years of Education اُن کی حکومت بلوچستان وہ دے رہی ہے پورا بلوچستان میں۔ تو بلوچ یا بلوچستان کے رہنے والے لوگ پشتون، ہزارہ، ہمارے پنجابی بھائی سیٹلرز، سرائیکی، سندھی یہ تو سارے لوگ یہاں رہتے ہیں But our first identity is Pakistani than I am a Baloch than I am a Bugti۔ So ہم سارے لوگ جو ہیں یہ گلدستہ ہیں اِس لا حاصل جنگ سے اِس August House نے Lead لینی ہے۔ اور Dialogue کی بات لہجہ نرم رکھنے کی بات درست کہہ رہے ہیں اسد بلوچ صاحب کو غصہ بھی آتا ہے جب innocent لوگوں کا کُشتہ خون ہوتا ہے جب میں اُس شہید کے گھر جاتا ہوں، جس نے ایک باپ پہلے دیا ہوتا ہے۔ آج اُس کا بیٹا شہید ہوتا ہے۔ جب اُس کی بیوہ سے ملتا ہوں، اُس کے آنسو پہنچتا ہوں، اُن یتیم بچوں کو گلے لگاتا ہوں، دُکھی بھی ہوتا ہوں غصے بھی آتا ہے، it is quite natural, I am a human being this is my responsibility to protect each and every individual residing in this Province۔ اب لڑائی اس طرح کی ہوتی ہے تو جذباتی ہونا میرا فطری عمل ہے۔ مجھے خود بھی اس کا احساس ہے مجھے جذباتی نہیں ہونا مَیں بار بار کہتا ہوں کہ اگر کوئی بھی conflict dialogue سے resolved ہوتا ہے۔ any conflict we are ready for that, State of Pakistan is ready for that, Government of Balochistan is ready for that but they are talking with you with the barrel of gun۔ وہ آپ سے بندوق کی نالی پر بات چیت کر رہے ہیں environment create کرنا ہے مَیں ہر بلوچستانی کو یہ offer کرتا ہوں ہر اُس بزرگ کو ہر اُس رہنما کو ہر اُس Political leader کو کہ آئیے آپ CBM Create کریں حکومت آپ کے ساتھ ہے۔ حکومت ہر معاملے میں آپ کے ساتھ ہے۔ لیکن اگر اِس پر Politics کرنی ہے تو Politics تو چلتی رہے گی جناب اسپیکر! Politics کو تو nobody can stop it, we all have a political capital. I want to increase my political capital and honourable members have to right to increase their political

capital and those who are not even in the Assembly they have right so-to increase their political capital یہ Politics بلوچستان پر چلتی رہتی ہے ، solid steps آپ کی حکومت لے گی چاہے وہ Missing persons کا Issue ہو چاہے وہ بچوں کا Integration مسئلہ ہو چاہے وہ Youth Engagement کا مسئلہ ہو، چاہئے وہ insurgency کا مسئلہ ہو چاہے separatist movement ہو we will go to each and every extent to protect our citizens though it is difficult, though it is a difficult conflict, though it is difficult war but we will work hard-ہم اپنے تئیں جتنا بھی عرصہ ہمیں ملا ہے ہم اپنی کوشش کریں گے کہ ہم بلوچستان کی چیزوں کو ٹھیک کریں ۔ governance کا ماڈل اور جو security dynamics ہیں they have to move parralel, we will try our best کہ ہم governance کے ماڈل کو improve کریں جو kinetic کا کام ہے اُس پر سیکورٹی فورسز کو وہ سپورٹ دیں اُن کو سپورٹ ہماری چاہیے کہاں کب Corps Commandar XII Corps نے کہا ہے کہ بندوق اُٹھائیں؟ وہ تو کہتا ہے کہ آؤ Narrative میں میرا ساتھ دے دو۔ وہ تو کہتے ہیں کہ آئیں Narrative میں ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اُن کو Narrative میں ہمارا ساتھ چاہیے ہم حکومتی لوگوں نے تو فیصلہ کرلیا ہے کہ اُن کا ساتھ دیں گے۔ اپوزیشن سے بھی گزارش ہے کہ جہاں وہ حق پر ہیں جہاں Narrative وہ آپ سمجھتے ہیں کہ اُن کا Narrative مضبوط ہے ادھر ساتھ دینا چاہیے ریاست پاکستان کا تو یہ اِس پر آپ ڈاکٹر صاحب اکیڈمیز پر بالکل پریشان نہ ہوں، مَیں آپ کو خود Personally بھی onboard لوں گا، اسد صاحب آپ کو بھی لوں گا بالکل ہمارا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ اُن کو ہم Disturb کریں ہم اُن کو اور پیسے دیں گے اور strenghthen کریں گے لیکن subversion اپنے پیسوں سے ہونے نہیں دیں گے anti Pakistan activity اپنے پیسوں سے ہونے نہیں دیں گے یہ بات طے ہے۔ اِس کے علاوہ میرے خیال ہے کہ یہی دو تین issues تھے جس پر آپ نے بات کی اور دوسرا ڈاکٹر صاحب ان کو ہم بڑی گرانٹ دیئے تھے اُن کے لئے ہم نے یہ شرط رکھی ہے جو آپ تربت کا کہہ رہے ہیں جیسا 5 کروڑ گرانٹ ہے اُس پر ہمارا کوئی آفیسر نہیں ہوگا اُدھر لوکل لیول پر کوئی آفیسر اُن کا بورڈ کا ممبر ہوگا اور وہ صرف بورڈ کا ممبر ہوگا اور وہ oversight کرے گا وہ influence نہیں کریگا کہ اُنہوں نے کیا literature چھا بنایا گیا ۔ دیکھیئے گا ضرور مجھے بتایئے گا کہ ایک literature ایسا بھی چھپ رہا ہے کہ جس literature میں وہ پاکستان کے خلاف گالیاں ہیں تو وہ تو میرے پیسوں پر نہ چھاپے اپنے پیسوں پر جتنا مرضی چھاپ لیں شکریہ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: Thank you،Thank you Honorable Chief Ministerصاحب!آپ نے کہا یہ شعروشاعری یہ ہمارے مختلف لوگوں کی young لوگوں کے جذبات کو وقتاً فوقتاً اُبھارتا رہا ہے۔تو ایک شعر آپ کی نظر عرض کر دیتا ہوں۔۔(مداخلت) ٹھیک آپ کو میں سناؤں،آپ سنیں آپ کو اگر سمجھ آئی تو پھر مجھے بتا دینا ٹھیک ہے ۔

"مسجد بنا دی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
مسجد بنا دی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
من اپنا پُرانا پاپی تھا برسوں میں نمازی نہ بن سکا"۔

(جناب اسپیکر صاحب کے شعر پر ایوان کے تمام معزز اراکین اسمبلی نے ڈیسک بجائے)

(اس دوران جناب قائد ایوان صاحب بغیر مائیک کے بولے)

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 07 اپریل 2026 بوقت سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 4 بج کر 45 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆